ادبیات

یہ جہاں

شباب وانقلاب کا ایک ورق

جناب نہالؔ سیوہاروی

عشق کی آزمائش ذوقِ سفر ہے یہ جہاں
منزلِ آخری نہیں راہگذر ہے یہ جہاں

نوع بشر کا ارتقا، معنیٔ ارتقائے دہر
نوعِ بشر کے ساتھ ساتھ نوعِ دگر ہے یہ جہاں

دیدۂ جہل میں ہیں صرف چند خطوط بام ودر
عقل کو ایک صحیفۂ فکر و نظر ہے یہ جہاں

دیکھ بغور حلقۂ شام وسحر کے پائے بند
اور بھی کچھ علاوہ شام وسحر ہے یہ جہاں

بستۂ دورِ صبح وشام ایک نفس نہیں قیام
جادہ بہ جادہ، رہ بہ رہ گرم سفر ہے یہ جہاں

گاہ بہ حسنِ دلفریب، امن واماں کی اک بہشت
گاہ بہ شکلِ دوزخ فتنہ وشر ہے یہ جہاں

میرے سکوں سے محفلِ کون ومکاں سکوں پذیر
مجھ کو نہ ہو سکوں تو پھر زیروزبر ہے یہ جہاں

تابہ فلک ہیں گرم کار کینۂ وجہل کے غبار
فتنۂ حشر ہے بلند، خاک بسر ہے یہ جہاں

پھر بھی دلوں کے قصر ہیں تیرۂ وتار العجب!
گرچہ دیارِ انجم وشمس وقمر ہے یہ جہاں

جام اٹھا کہ دہر ہے چشم زدن میں منقلب
پی کہ بقدرِ فرصت رقصِ شرر ہے یہ جہاں

ہمتِ دل کا پاس کر، دور ہراک ہراس کر
دل ہے قوی تو عرصۂ فتح وظفر ہے یہ جہاں

لافِ کمال تابکے، لا کوئی آیتِ کمال
شانِ ہنروری دکھا، بزمِ ہنر ہے یہ جہاں

دیکھ یہ صبح کا جمال، دیدہ کشا ہو اے نہالؔ
صورتِ تختۂ گلاب تازہ وتر ہے یہ جہاں